بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اُمت محمدیہ میں ایک موعود نبی کا نزول

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ
وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقًا (النساء۔۷۰)
اور جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرتا ہے تو یہ ان کیساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے
یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کیساتھ۔ اور یہ اچھے ساتھی ہیں

معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ناصر احمد سلطانی اپنی ۲۹ رجون ۲۰۱۳ء کی پوسٹ میں لکھتے ہیں۔

"Mirza Mahmood Ahmad sahib and opponents of HMGA alaihissamaam leveled a blame upon Hadharat Mirza Ghulam Ahmad alaihissam that he was a claimant of Nubuwat (Prophet hood). Now a days, Munir Ahmad Azim sahib of Mauritious and Abdul Ghaffar Janbah sahib are also leveling the same blame upon HMGA alaihissalaam."

سلطانی کا اعتراض۔ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مخالفین نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر مدعی نبوت ہونے کا الزام لگایا ہے۔ آج کل منیر احمد اعظم صاحب اور عبدالغفار جنبہ صاحب بھی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر یہی الزام لگا رہے ہیں؟؟؟

الجواب۔ قارئین کرام۔ واضح رہے کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ میں ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود ضرور کیا تھا۔ جماعت احمدیہ میں خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اسکی جگہ اپنی خاندانی ملوکیت ضرور قائم کی ہے۔ علاوہ اسکے بھی جناب مرزا محمود احمد صاحب اور آپکے جانشینوں نے جماعت احمدیہ میں بہت سارے فسادات ڈالے ہیں جن کی تفصیل میرے رسالہ (احمدیوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ۔ صفحہ ۳۱) پر موجود ہے۔ مرزا محمود احمد صاحب کے ان سب فسادات کے باوجود سلطانی صاحب کا مرزا محمود احمد پر یہ الزام قطعی طور پر غلط ہے کہ اُنہوں نے حضرت مرزا غلام احمدؑ پر مدعی نبوت ہونے کا کوئی الزام لگایا تھا۔ اور سلطانی صاحب کا منیر احمد اعظم اور اس عاجز پر بھی ایسا الزام قطعی طور پر بے بنیاد اور جھوٹا ہے۔ ہم میں سے کسی نے بھی ایسا کوئی الزام حضرت مرزا صاحبؑ پر نہیں لگایا بلکہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا تھا اور اس موعود نبوت کی بشارت جناب مخبر صادق ﷺ نے اپنی اُمت کو دی ہوئی تھی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

یاد رہے کہ قرآن مجید کی پہلی سورۃ کا نام فاتحہ ہے۔ فاتحہ کے لغوی معنی کھولنے کے ہیں اور اسی لیے اس سورۃ کو فاتحۃ الکتاب کہتے ہیں۔ اس سورۃ کے چند اور نام بھی ہیں مثلاً یہ اُم القرآن بھی ہے اور السبع المثانی بھی ہے اور القرآن العظیم بھی ہے۔ اس سورۃ کے متعلق السبع المثانی کا لفظ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِىۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِيۡمَ (الحجر: ۸۸) اور ہم نے یقیناً تجھے سات دہرائی جانیوالی (آیات) اور عظمت والا قرآن دیا ہے۔ اسی طرح اس سورۃ کے بہت سارے فضائل حدیثوں میں بیان ہوئے ہیں مثلاً۔ نسائی نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے۔ "قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا اَنۡزَلَ اللّٰہُ فِی التَّوۡرَاۃِ وَلَا فِی الۡاِنۡجِیۡلِ مِثۡلَ

اُمّ الْقُرآنِ وَھِیَ الْسَّبْعُ المَثَانِیَ وَھِیَ مُقْسُومَۃٌ بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی وَلِعَبْدِی مَاسَأَلَ (کتاب الافتتاح فضل فاتحۃ الکتاب) آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے نہ تورات میں نہ انجیل میں کوئی ایسی سورۃ اُتاری ہے جیسی کہ اُمّ القرآن یعنی سورۃ فاتحہ ہے اوراس کا ایک نام السبع المثانی بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسکے بارے میں مجھے فرمایا ہے کہ وہ میرے اور میرے بندے کے درمیان بحصّہ مساوی بانٹ دی گئی ہے اوراسکے ذریعہ سے میرے بندے جودُعا مجھ سے کریں گے وہ ضرور قبول کی جائے گی۔ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم سورۃ (کہ جس سے قرآن مجید کی اِبتداء ہوئی اور وہ جو اِسکے مضامین کو کھولنے والی ہے) میں ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے:۔

(۱)"اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ★صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ★" (فاتحہ:۶،۷) ہمیں سیدھے راستہ کی طرف چلا۔اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا۔جن پر نہ تو (تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔

جس ہستی نے آنحضور ﷺ پر مکہ میں سورۃ فاتحہ نازل فرمائی تھی اُس کو معلوم تھا کہ اُس نے اپنے پیارے نبی ﷺ پر مدینہ میں سورۃ احزاب کی آیت خاتم النبیین بھی نازل فرمانی ہے۔اِسکے باوجود یہ سورۃ ہم پر واضح کررہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی معرفت اُمت محمدیہ کو ایسے سیدھے راستے پر چلنے کی دعا سکھائی ہے جس پر چلنے والوں کو اُس نے پہلے بھی اپنے انعام یافتہ اور نبوت یافتہ بندوں میں شامل فرمایا تھا۔اب یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کی اُمت کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی دعا تو سکھائے اور پھر اُمت قیامت تک یہ دعا مانگتی بھی رہے لیکن اللہ تعالیٰ اُنکی یہ دعا قبول نہ فرمائے؟ ایسا لغو فعل (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنے بندوں کو ایسی دعائیں سکھائے جو اُس نے قبول نہ کرنی ہوں۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے اِس سورۃ میں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کا ذکر ہی نہیں فرمایا بلکہ وہ ایک دوسری جگہ پر فرماتا ہے۔وَلَھَدَیْنٰھُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا (نساء:۶۹) یعنی اگر اُمت محمدیہ آنحضرت ﷺ کے فیصلوں پر عمل اور آپکی فرمانبرداری کرے گی تو اللہ تعالیٰ اُنہیں ضرور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت بخشے گا۔اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دلیل ہے اس بات کی کہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت بخشنے والوں کو اللہ تعالیٰ نبوت کا انعام بھی عنایت فرماتا ہے؟؟؟ اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب ہمیں سورۃ انعام میں دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ط کُلًّا ھَدَیْنَا وَنُوْحًا ھَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ط وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ★وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ط کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ★وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ط وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ★وَمِنْ اٰبَآئِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَاِخْوَانِھِمْ وَاجْتَبَیْنٰھُمْ وَھَدَیْنٰھُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ★ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ط وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ★اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ فَاِنْ یَّکْفُرْ بِھَا ھٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِھَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِھَا بِکٰفِرِیْنَ ★" (سورۃ الانعام:۸۵ تا ۹۰)

ترجمہ۔اوراس (ابراہیمؑ) کو ہم نے اسحاق اور یعقوب عطا کئے۔سب کو ہم نے ہدایت دی۔اور نوح کو ہم نے اِس سے پہلے ہدایت دی تھی اور اِس (ابراہیمؑ) کی ذریّت میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایّوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو بھی۔اور اسی طرح ہم احسان

کرنے والوں کو جزا عطا کیا کرتے ہیں۔اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (کو بھی)۔یہ سب کے سب صالحین میں سے تھے۔اور اِسماعیل کو اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو بھی۔اور اِن سب کو ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔اور اُنکے آباؤ اجداد میں سے اور اُنکی نسلوں میں سے اور اُنکے بھائیوں میں سے (بھی بعض کو فضیلت بخشی) اور اُنہیں ہم نے چن لیا اور صراط مستقیم کی طرف اُنہیں ہدایت دی۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت جس کے ذریعہ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔اور اگر وہ شرک کر بیٹھتے تو اُنکے وہ اعمال ضائع ہوجاتے جو وہ کرتے رہے۔یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی۔پس اگر یہ لوگ اِس کا انکار کردیں تو ہم یہ ایک ایسی قوم کے سپرد کردیں گے جو ہرگز اِسکے منکر نہیں ہونگے۔

قارئین کرام۔کیا اِن آیات سے یہ بات قطعی طور پر ثابت نہیں ہوتی کہ صراط مستقیم کی ہدایت میں نبوت کی نعمت شامل ہے اور اللہ تعالیٰ نے سابق اَنبیا علیھم السلام (ابراہیم، اسحاقؑ، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، الیاس، اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط) کا ذکر فرما کر اور اُنکی مثالیں دے کر ہمیں سمجھا دیا کہ صراط مستقیم کی ہدایت میں نبوت شامل ہے۔اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو آنحضرت ﷺ کی معرفت صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی دعا سکھلائی ہے تو پھر کوئی معقول اِنسان یہ کیسے گمان کرسکتا ہے کہ اُمت محمدیہ نبوت ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہے؟ ہوسکتا ہے یہاں کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ کیا منعم علیہ گروہ میں اَنبیاء بھی شامل ہیں؟ خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ نہ صرف اَنبیاء منعم علیہ گروہ میں شامل ہیں بلکہ سب سے بڑا روحانی انعام نبوت ہی تو ہے اور اللہ تعالیٰ نے اِس وسوسہ کی تردید کیلئے سورۃ فاتحہ میں بیان فرمودہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی وضاحت سورۃ اَلنساء کی درجِ ذیل آیات میں فرمادی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۲) ”وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ★ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ★“ (اَلنساء: ۷۰، ۷۱) ترجمہ۔اور جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کیساتھ ہونگے یعنی ان میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی اَنبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ تعالیٰ سب امور کو بہتر جانتا ہے۔

اِس آیت سے ثابت ہوگیا کہ منعم علیہ گروہ میں دیگر انعامات کیساتھ نبوت کا انعام بھی شامل ہے اور یہی سب سے بڑا روحانی انعام ہے۔ اب جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کیلئے ایک مقبول دعا سکھائی ہے اور منعم علیہ گروہ میں نبی بھی شامل ہیں تو پھر ایک سچا مسلمان قرآن کریم کی اِس تعلیم کے برخلاف یہ عقیدہ کیسے اِختیار کرسکتا ہے کہ اُمت محمدیہ نبوت اِیسی عظیم الشان نعمت سے محروم ہے؟ کلام اللہ میں تضاد نہیں ہوسکتا اور کلام اللہ کی بعض آیات بعض دیگر آیات کی تفسیر خود ہی کردیتی ہیں۔جس طرح کہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر بھی یہاں سورۃ فاتحہ، اَلانعام اور سورۃ اَلنساء میں موجود ہے۔اسی طرح آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو اپنے بعد جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی بشارت دی تھی۔آپ ﷺ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اُس مسیح عیسیٰ ابن مریم کو چار دفعہ نبی اللہ قرار دیتے ہیں۔

”وَعَنِ النَّوَّاسِ رضی اللہ عنہ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ۔۔۔وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۳۳)

ترجمہ۔نواس ؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دَجّال کا ذکر کیا،فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اُس کیساتھ جھگڑنے والا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنیوالا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دَجّال نوجوان ہوگا اُسکے بال گھنگریالے ہوں گے اُسکی آنکھ پھوٹی ہوئی ہے میں اُس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔تم میں سے جو اُس کو پالے سورۃ کہف کی اِبتدائی آیات اُس پر پڑھے ایک روایت میں ہے سورۃ کہف کی اِبتدائی آیات پڑھے وہ اُس سے امان کا سبب ہیں۔شام اور عراق کے درمیان ایک راہ سے ظاہر ہوگا۔دائیں جانب فساد کرے گا اور بائیں جانب فساد کرے گا۔اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول زمین میں کس قدر ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن ایک دن سال کا ہوگا۔ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اپنے معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جو دن سال کا ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا نہیں نمازوں کے وقت کا اندازہ لگالیا کرو۔ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کس قدر جلدی زمین میں پھرے گا فرمایا جس طرح بادل کے پیچھے ہوا لگے۔ایک قوم کے پاس آئے گا اُن کو بلائے گا۔وہ اِس پر ایمان لے آئیں گے،آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا۔زمین کو حکم دے گا وہ اُگائے گی۔شام کو اُنکے پاس اُنکے مویشی آئیں گے اُنکی کوہانیں دراز ہوں گی تھن خوب پورے اور کوکھیں خوب بھری ہوئی ہونگی۔پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا اُن کو بلائے گا وہ اِس کا انکار کردیں گے وہ اُن سے پھرے گا وہ قحط میں مبتلا ہوجائیں گے۔اُنکے پاس اُنکے اموال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ایک ویرانہ کے پاس سے گزرے گا اِس کو کہے گا اپنے خزانے باہر نکال اُسکے خزانے اُسکے پیچھے چلنے لگیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں۔پھر ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا اُس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کردے گا اور تیر کے نشانہ کی مسافت پر پھینک دے گا۔پھر اُس کو بلائے گا وہ مسکراتا ہوا آئے گا اور اُس کا چہرہ چمکتا ہوگا۔وہ اِس طرح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کے مشرقی جانب بیضاء منارہ سے اُتریں گے۔دو زرد رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہونگے جب اپنے سر کو نیچا کریں گے اُس سے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے چاندی کے موتیوں کی مانند قطرے گریں گے۔جس کافر تک اُنکی خوشبو پہنچے گی وہ مرجائیگا اُنکی خوشبو جہاں تک اُنکی نظر پہنچتی ہے وہاں تک پہنچے گی۔آپ دَجّال کو طلب کریں گے یہاں تک کہ باب لُد کے پاس اُس کو جالیں گے اُس کو قتل کریں گے۔پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک جماعت کے لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا ہوگا اُنکے چہروں سے گردوغبار صاف کریں گے اور جنت میں اُنکے درجات اُن کو بتلائیں گے۔وہ اِسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا۔میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کردیئے ہیں کسی کو اُنکے مقابلے کی طاقت نہیں۔میرے ان بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ۔اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔بحیرہ طبریہ پاس سے اُنکی اگلی جماعت گزرے گی وہ اِس کا سارا پانی پی جائیں گے۔پھر آخری

جماعت گزرے گی اور کہے گی کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا۔ پھر چلتے چلتے خمر پہاڑ کے قریب پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا ہے آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ اُنکے تیر خون سے آلودہ کر کے واپس لوٹائے گا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ ؑ اور اُنکے ساتھی محصور ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ بیل کا ایک سر سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُنکے ساتھی اللہ سے دُعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا وہ ایک جان کی طرح سب مردہ ہو جائیں گے پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُنکے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے وہ زمین میں ایک بالشت جگہ نہیں پائیں گے مگر اُس کو اُنکی چربی اور بدبو نے بھر دیا ہوگا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُنکے ساتھی دُعا کریں گے اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اُونٹوں کی طرح ہوں گی وہ اُن کو اُٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ ایک روایت میں ہے اُن کو نہبل مقام میں پھینک دیں گے۔ مسلمان اُنکی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا اُس سے کوئی مٹی پتھر کا گھر یا روئی کا خیمہ چھپا نہیں سکے گا وہ مینہ زمین کو دھو ڈالے گا۔ یہاں تک کہ صاف آئینہ کی مانند کر دے گا پھر زمین کو کہا جائے گا اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال اُس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اُسکے چھلکے سے سایہ پکڑیں گے۔ دودھ میں برکت دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک اوٹنی آدمیوں کی ایک کثیر جماعت کو کفایت کرے گی۔ گائے ایک قبیلہ کو کافی ہوگی۔ بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہوگی۔ لوگ اِسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا وہ اُن کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی رُوح قبض کر لے گی بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اِختلاط کریں گے۔ اِن پر قیامت قائم ہوگی (روایت کیا اِس کو مسلم نے)۔

قارئین کرام۔ مذکورہ بالا بحث کے بعد قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو نبوی انعام بخشنے کا وعدہ دیا ہوا ہے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے بعد نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو چار دفعہ نبی اللہ فرمایا ہوا ہے۔ اب ہم سب احمدیوں (بشمول قادیانی، لاہوری اور سلطانی وغیرہ) کا ایمان ہے کہ نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم سے موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کا نزول مراد نہیں تھا بلکہ اُن سے مماثلت اور مشابہت رکھنے والے کسی اُمتی فرد کا نزول تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُمت میں یہ بشارت اور وعدہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے وجود میں پورا کر دیا ہے۔ مزید برآں ہم احمدیوں میں سے کوئی مانے یا نہ مانے لیکن مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو نہ صرف ایک دفعہ بلکہ چار دفعہ نبی اللہ فرمایا ہے۔ اب احمدیوں میں سے کوئی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو نبی مانے یا نہ مانے لیکن ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ غلط نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ نے نزول فرمانیوالے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کو چار دفعہ نبی اللہ قرار دیا تھا۔ یہاں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو نبی اللہ قرار دیا تھا؟؟؟

قارئین کرام۔ مذکورہ سوال کے سلسلہ میں جواباً عرض ہے کہ ہم سب احمدی بشمول ناصر احمد سلطانی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو صادق اور ایک سچا انسان مانتے ہیں۔ ہم سب مانتے ہیں کہ آپؑ نے زندگی میں نہ اللہ تعالیٰ پر اور نہ ہی کسی اور انسان کے متعلق جھوٹ بولا تھا۔ اب مورخہ ۸/ فروری ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ آپؑ پر ایک الہام نازل فرماتا ہے۔ (۱)۔ یَانَبِیَّ اللّٰہِ کُنتُ لَا اَعرِفُکَ (تذکرہ صفحہ ۵۰۷، الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵

مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)۔۔۔(زمین کہتی ہے) اے نبی اللہ! میں تم کو نہیں پہچانتی تھی۔

(۲) اسی طرح ۱۹۰۷ء میں اللہ تعالیٰ حضرت مرزا غلام احمدؑ پر ایک الہام نازل فرماتا ہے۔یَاَیُّھَاالنَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ الْمُعْتَرَّ۔ (تذکرہ صفحہ ۶۳۱۔الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)۔۔۔اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

ناصر احمد سلطانی صاحب۔اب میرا آپ سے سوال ہے کہ تم نے مرزا محمود احمد اور منیر احمد اعظم اور اس عاجز پر یہ الزام لگایا ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر مدعی نبوت ہونے الزام (blame) لگاتے ہیں۔جبکہ امر واقع یہ ہے کہ تم اپنے اس بیان میں قطعی طور پر جھوٹے ہو کیونکہ ہم سے پہلے تو حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالیٰ نبی اللہ فرما رہا ہے؟؟ سلطانی صاحب۔یا تو آپ دل سے حضرت مرزا صاحب کو صادق نہیں مانتے اور نہ ہی آپکے الہامی کلام کو سچا مانتے ہیں۔کیونکہ اگر آپ حضرت مرزا صاحب کو سچا مانتے ہوتے اور آپکے الہامی کلام کو بھی سچا مانتے ہوتے تو تم کبھی بھی حضرت مرزا صاحبؑ کو غیر نبی ثابت کرنے کی ناپاک جسارت نہ کرتے۔آپ کو چاہیے کہ آپ منافق نہ بنیں۔اگر آپ حضرت مرزا صاحبؑ کو صادق مانتے ہیں اور آپکے الہامی کلام کو بھی سچا مانتے ہیں تو پھر کسی زید یا بکر نے حضرت مرزا صاحب پر مدعی نبوت ہونے کا کوئی الزام نہیں لگایا بلکہ حضرت مرزا صاحب کے بقول اللہ تعالیٰ نے بذات خود آپؑ کو اپنے الہامی کلام میں نبی اللہ قرار دیا ہے۔ اب آپ نے یہ فیصلہ خود کرنا ہے کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو صادق قبول کر کے آپؑ کو نبی اللہ ماننا ہے یا کہ آپکا اور آپکے الہامی کلام کا انکار کر کے اور آپ کو نعوذ باللہ کاذب قرار دے کر ختم نبوت کے کیمپ میں جا کر بیٹھنا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ ۱۹۰۳ء میں حضرت مرزا صاحبؑ پر الہام نازل فرماتے ہیں۔یَآاَحْمَدُ جُعِلْتَ مُرْسَلاً۔(تذکرہ صفحہ ۴۰۵۔تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵، ۴۶)۔۔اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔

(۴) اللہ تعالیٰ ۹؍نومبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مرزا صاحب پر الہام نازل فرماتے ہیں۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔(تذکرہ صفحہ ۴۳۷۔الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)۔۔میں اپنے رسول کیساتھ کھڑا ہوں گا۔

ناصر احمد سلطانی صاحب۔اللہ تعالیٰ تو حضرت مرزا صاحبؑ کو رسول قرار دے رہا ہے۔کیا اللہ تعالیٰ کا حضرت مرزا صاحبؑ کو نبی اور رسول بنانا تجھے پسند نہیں ہے؟؟ اور تیری عجیب ذہنی حالت ہے کہ تو اس عظیم اور برگزیدہ انسان کی پیروی میں مجدد بنتا پھر رہا ہے اور ثابت کرتا پھر رہا ہے اُس کو غیر نبی اور محدث و مجدد وغیرہ۔

قارئین کرام اور سلطانی صاحب۔ملہم من اللہ (حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام) خود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

(۱) ''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی (۱۹۰۷ء) روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

(۲) ''سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۹۷۔حضورؑ کا

خط ۲۳ رمئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور)

جناب سلطانی صاحب۔ اللہ تعالیٰ اپنے ملہم کو واضح الفاظ میں نبی اور رسول قرار دے رہا ہے اور ملہم من اللہ خود بھی حلفاً اپنی نبوت اور رسالت کا اقرار اور اعلان کر رہے ہیں لیکن آپ بضد ہیں کہ حضورؑ نبی نہیں تھے بلکہ وہ صرف محدث اور مجدد تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے کسی بندے کو اس طرح کھلے کھلے طور پر نبی اور رسول قرار دیا ہو بلکہ پندرہ صدیاں قبل اللہ تعالیٰ کا رسول مقبول ﷺ بھی اُس کو چار دفعہ نبی اللہ قرار دے چکا ہو۔ مزید برآں ملہم خود بھی اس حقیقت کا حلفاً اقرار کرتا ہو کہ میں نبی اور رسول ہوں تو اسکے بعد حضرت مرزا صاحبؑ کے نبی اور رسول ہونے کی بحث تو اصل میں ختم ہو جاتی ہے اور پیچھے صرف آپ ایسے لوگوں کی ضد رہ جاتی ہے جس کا کسی کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے آمین۔۔۔۔۔ ناصر احمد سلطانی اپنی پوسٹ میں آگے لکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

"It is necessary to believe in every Temporal and spritual Caliph, Nabi, Rasool (Prophet). Those who do not believe in Prophets are called Kaafirs and those who do not believe in Caliphs are called Fasiq."

سلطانی کا بیان۔ ترجمہ۔ دنیاوی اور روحانی خلیفہ، نبی اور رسول پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو نبیوں کا انکار کرتے ہیں وہ کافر ہوتے ہیں اور جو خلفاء کا انکار کرتے ہیں وہ فاسق ہوتے ہیں۔۔۔۔ سلطانی صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ۔۔۔

"Every Muslim believes that denial of a Nabi or Rasool makes a person Kaafir."

سلطانی کا بیان۔ ترجمہ۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ ایک نبی اور رسول کا انکار ایک انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔

الجواب۔۔۔ ناصر احمد سلطانی صاحب۔ آپ میرے علم (دلوں کے بھید کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے) کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ کو صادق بھی مانتے ہیں اور مہدی و مسیح موعود بھی مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو اپنے الہام میں نبی اللہ قرار دیا تھا۔ اسی طرح ہمارے سب کے آقا حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پندرہ صدیاں قبل اُمت محمدیہ میں نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو چار دفعہ نبی اللہ فرما چکے ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے بذات خود حلفاً فرمایا ہے کہ وہ نبی اور رسول ہیں۔ سلطانی صاحب۔ آپ لکھتے ہیں کہ کسی نبی کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔ (۱) میرا آپ سے پہلا سوال یہ ہے کہ کیا آپ حضرت مرزا صاحبؑ کو صادق مانتے ہیں؟؟؟ اگر آپ اُنہیں صادق مانتے ہیں تو آپؑ بلاشبہ نبی اور رسول تھے۔ (۲) میرا آپ سے دوسرا سوال ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ کا منکر کافر ہوگا یا فاسق؟؟؟ اُمید ہے اپنے جواب سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

یکم جولائی ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

Are those Muslims ‘Kaafir’ or not that do not accept HMGA alaihissalaam, Abdul Ghaffar Janbah sahib or Munir Ahmad Azim sahib ?

POSTED BY DR. NASIR AHMAD SULTANI
/ JUNE 29, 2013

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت استخلاف

وَمَنْ كَفَرَ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿56:النور:24﴾۔

اللہ جلّ شانہ، نے اُن لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ وعدہ کیا ھے کہ لازماً اُنہیں زمین میں اسی طرح نمائندگی عطا فرمائے اور اُن کے خوف جیسا کہ اس نے اُن لوگوں کو نمائندگی عطا فرمائی جو اُن سے پہلے گذر گئے اور اُن کے دین کو جو اُن کے لئے پسند کیا ھے مضبوطی عطا فرمائیگا گا اور جو کوئی بھی اس کے بعد کے بعد انہیں امن بدلہ میں عطا کر دے گا۔ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ﴿اُن اللہ کے نمائندوں کا﴾ انکار کریں گے وہ فاسق ہیں۔

Allah promised to those of you who believe and do the rectifying acts that He will surely bless them with Caliphate (Khilaafat) in the earth as He blessed those who were before them, and that He will surely establish for them their religion, which He approved for them, and that He will surely replace the peace for them after their fear. They will worship Me, not associate aught with Me. And whoever will deny after this, they would be the transgressors.

This is the Aayat e Istikhlaaf. All Temporal or Spiritual Caliphs and Reformers in Islam are appointed by God, according this Aayah. Hadharat Mirza Ghulam Ahmad alaihissalaam was also appointed according to this Aayah. It is declared clearly here that whoever deny the Caliphs are Fasiqeen (Transgressors).

It is necessary to believe in every Temporal and Spiritual Caliph, Nabi, Rasool (Prophet). Those who do not believe in Prophets are called ‘Kaafir’ and those who do not believe in Caliphs are called ‘Fasiq’.

Mirza Mahmood Ahmad sahib and opponents of HMGA alaihissalaam leveled a blame upon Hadharat Mirza Ghulam Ahmad alaihissalaam that he was claimant of Nubuwat (Prophet hood). Nowadays, Munir Ahmad Azim sahib of Mauritious and Abdul Ghaffar Janbah sahib are also leveling the same blame upon HMGA alaihissalaam.

Every Muslim believes that denial of a ‘ Nabi ‘ or ‘ Rasool ‘ makes a person ‘ Kaafir ‘.

I want to know opinion of these both (Munir Ahmad Azim sahib and Abdul Ghaffar Janbah sahib). Do they believe that who do not accept HMGA alaihissalaam, Munir Ahmad Azim sahib or Abdul Ghaffar Janbah sahib are ‘Kaafir’ or not?

I, Nasir Ahmad Sultani want to declare my opinion as well. I believe that the Muslims who do not accept Hadharat Mirza Ghulam Ahmad alaihissalaam or me are not ‘Kaafir’. They are ‘Faasiq’ according to the ‘ Aayat e Istikhlaaf ‘ (56: Al-Noor :48)